شبِ برأت میں اللہ تعالیٰ (قبیلہ) بنو کلب کی بھیڑوں کے
بالوں کے برابر لوگوں کو جہنم سے آزاد کرتا ہے۔ (الحدیث)

شبِ برأت

مصنف:

بطلِ حریت، مجاہدِ جنگِ آزادی
حضرت علامہ مفتی عنایت احمد کاکوروی رحمۃ اللہ علیہ

تخریج و حواشی:

میثم عباس قادری رضوی

120 سال بعد اشاعت

بیان قدر شب برات

مؤلف

بطل حریت حضرت علامہ مفتی

عنایت احمد کاکوروی رضی اللہ عنہ

تخریج وحواشی

میثم عباس قادری رضوی

ناشر

مرکز اشاعتِ نوادرِ علماء اہلسنت، لاہور



اشاعت نمبر 1

نام کتاب : بیان قدر شب برات

۷۲ ھ ۱۲

مؤلف : بطل حریت حضرت علامہ مفتی عنایت احمد کاکوری رحمۃ اللہ علیہ

(متولد ۱۲۲۸ھ/۱۸۱۳ء، متوفی ۱۲۷۹ھ/۱۸۶۳ء)

تخریج وحواشی : میثم عباس قادری رضوی

طبع اول : ۱۲۷۳ ہجری

طبع دوم : شعبان ۱۳۱۳ ہجری مطبع نامی لکھنو

طبع سوم : رجب ۱۴۳۳ ہجری ۲۰۱۲ عیسوی

معاون اشاعت : جناب محمد رضاء الحسن قادری و جناب محمد ابرار قادری

تعداد : ۱۱۰۰

صفحات : 24

قیمت :

ناشر : مرکز اشاعتِ نوادر علماء اہلسنت لاہور

تقسیم کار : دار الاسلام (۸-سی محی الدین بلڈنگ داتا دربار مارکیٹ، لاہور)

والضحیٰ پبلی کیشنز (۸-سی محی الدین بلڈنگ داتا دربار مارکیٹ، لاہور)

مسلم کتابوی (داتا دربار مارکیٹ، لاہور)

مکتبہ اعلیٰ حضرت (داتا دربار مارکیٹ لاہور)

دار النور (نزد دستا ہوٹل، داتا دربار مارکیٹ لاہور)

مکتبہ رضویہ

(فیروز شاہ سٹریٹ، گاڑی کھاتہ، بالمقابل شفیع ہال آرام باغ نزد ایم اے جناح روڈ کراچی)

مکتبہ برکات المدینہ (جامع مسجد بہار شریعت، بہادر آباد کراچی)

حالاتِ مؤلف

مجاہد آزادی حضرت علامہ مفتی عنایت احمد کاکوری رحمۃ اللہ علیہ قریشی النسل تھے ان کے آباء واجداد بغداد سے دیوہ ضلع بارہ بنکی میں قیام پذیر ہوئے اسی قصبہ دیوہ میں ۹ شوال ۱۲۲۸ ہجری کو مجاہد آزادی عاشق رسول کریم ﷺ حضرت مفتی عنایت احمد کاکوری صاحب پیدا ہوئے، حضرت مفتی عنایت احمد کاکوری صاحب کے والد منشی محمد بخش اور چچا عبد الحبیب نے ننھیالی تعلق کی وجہ سے کاکوری میں رہائش اختیار کر لی تھی اسی وجہ سے مفتی صاحب بھی کاکوری کہلوائے۔ اپنے ننھیال کاکوری میں ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد مزید تعلیم حاصل کرنے کے لیے رام پور میں تشریف لے گئے، علمائے عصر سے اکتساب علم کے بعد دہلی تشریف لائے اور مولانا شاہ محمد اسحاق سے سند حدیث حاصل کی۔ اس کے بعد مولانا بزرگ علی مارہروی سے ریاضی کی تعلیم حاصل کی۔ تکمیل کے بعد مولانا عنایت احمد کاکوروی کو علی گڑھ میں منصف کے عہدہ پر ملازمت مل گئی۔ بعد ازاں ان کا تبادلہ بریلی میں ہو گیا۔ نواب خان بہادر نے روہیل کھنڈ میں علم جہاد بلند کیا تو مفتی عنایت احمد کاکوروی صاحب بھی اس میں شریک ہو گئے۔ اسی وجہ سے مفتی عنایت احمد کاکوروی صاحب گرفتار ہو گئے اور ان پر بغاوت کا مقدمہ چلا جس کے نتیجے میں عبور دریائے شور کی سزا سنائی گئی اور ۱۸۵۸ء میں مفتی عنایت احمد صاحب کالا پانی بھیج دیئے گئے۔ ایک انگریز کی فرمائش پر ''تقویم البلدان'' کا ترجمہ کیا جو دو برس میں مکمل ہوا اور رہائی کی سبب بنا۔ کالا پانی میں مفتی صاحب نے قوت حافظہ کی بنا پر مختلف کتب تالیف کیں جب وطن واپس تشریف لائے تو اصل کتب سے مراجعت کی تو تمام مضامین کو بالکل درست پایا جیسا کہ ''تواریخ حبیب الٰہ'' کے آخر میں خود تحریر فرماتے ہیں کہ:

> ''یہ رسالہ فقیر نے بغیر موجود ہونے کسی کتاب کے صرف از روئے حافظہ لکھا تھا پھر بفضلہ تعالیٰ بعد معاودت کے وطن میں کتب حدیث و سیر معتبرہ سے حرف بحرف مطابق کیا۔'' (تواریخ حبیب الٰہ صفحہ ۱۶۲ مطبوعہ در مطبع علیمی دہلی ۱۹۵۰ء)

یہ کتاب انڈمان کے سرکاری ڈاکٹر حکیم امیر خان کی فرمائش پر لکھی گئی تھی وطن واپسی پر مفتی صاحب نے کان پور میں قیام فرمایا مدرسہ فیض عام قائم کیا۔ کان پور کے مسلمان تاجر اس مدرسہ کے اخراجات کے کفیل تھے۔ مفتی صاحب خود صرف پچیس روپے ماہانہ تنخواہ لیتے تھے۔ قیام کانپور

کے دوران آپ نے حج کا ارادہ کیا۔ مولانا سید حسین شاہ صاحب کو مدرسہ فیضِ عام کا مدرس اوّل اور مولانا لطف اللہ علی گڑھ کو مدرسِ ثانی مقرر فرمایا اور حج کو روانہ ہو گئے جدہ کے قریب پہنچ کر بحری جہاز پہاڑ سے ٹکرا کر ڈوب گیا اور ۷ شوال ۱۲۷۹ ہجری کو مفتی صاحب بحالتِ احرام غریقِ بحر ہو کر بمطابق حدیثِ رسول ﷺ شہید قرار پائے۔

اہلِ سنت کے محققین اور اشاعتی ادارے اپنی شخصیات کی حفاظت کریں

آج کل فرقہ جات باطلہ دیوبند و وہابیہ کے قبضہ گروپ علماء اہلسنت و جماعت پر قابض ہونے کی مذموم سعی میں مصروف ہیں جن میں سے چند علماء کے نام یہ ہیں:

1. حضرت علامہ مولانا آلِ حسن سُنبھانی رضوی رحمۃ اللہ علیہ
2. فاتحِ عیسائیت مولانا رحمت اللہ کیرانوی رحمۃ اللہ علیہ
3. شیخ الدلائل حضرت مولانا عبدالحق مہاجر الہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ
4. شیرِ پنجاب مولانا کرم الدین دبیر رحمۃ اللہ علیہ
5. مولانا غلام دستگیر قصوری رحمۃ اللہ علیہ
6. مولانا وکیل احمد سکندر پوری رحمۃ اللہ علیہ
7. مولانا ارشاد حسین رامپوری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مفتی عنایت احمد کاکوروی رحمۃ اللہ علیہ کا نامِ گرامی بھی انہی علماءِ اہلِ سنت میں شمار ہوتا ہے جن پر فرقہ دیوبندیہ نے قبضہ جمانے کی کوشش کی ہے جیسا کہ حضرت کی ایک ''الکلام المبین فی آیات رحمۃ للعلمین'' دیوبندی مولوی امداد اللہ انور کی تسہیل کے ساتھ ''دار المعارف عنایت پور تحصیل جلالپور پیروالا ملتان'' سے شائع ہوئی ہے۔ حقائق سے بے خبر قاری اس سے یہی تاثر لے گا کہ کتاب چونکہ دیوبندی مکتبہ نے شائع کی ہے اس لیے یہ انہی کے کسی عالم کی تحریر کردہ کتاب ہے اس لیے اہلِ سنت کے مقتدر اشاعتی اداروں سے میری اپیل ہے کہ مندرجہ بالا ذکر کردہ علمائے اہلِ سنت سمیت دیگر علمائے اہلِ سنت کے علمی نوادر کی اشاعت کی طرف بھی توجہ کریں تاکہ ان سے فائدہ اٹھایا جا سکے۔

حضرت مفتی عنایت احمد کاکوروی صاحب کے افکار و نظریات

صفحات کی کمی کی وجہ سے حضرت مفتی عنایت احمد کاکوروی رحمۃ اللہ علیہ کی کتب سے صرف چند

اقتباسات پیش کیے جا رہے ہیں جن سے ان کا مسلک اہلِ سنت سے واضح ہوتا ہے یہ یاد رہے کہ یہ وہی نظریات ہیں جن پر وہابی دیوبندی شرک و بدعت کے فتوے داغتے ہیں۔

حضور ﷺ کی نورانیت: حضرت مفتی صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ

''حدیث میں وارد ہے کہ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِی یعنی سب سے پہلے اللہ جل جلالہ نے میرے نور کو پیدا کیا اور کتبِ اخبار میں وارد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے آپ کے نور کو پیدا کیا اور سارے عالم کو اُس نور سے جلوۂ ظہور میں لایا۔'' (تواریخ حبیب الٰہ صفحہ ۳ مطبوعہ در مطبع علمی لاہور)

تاریخ و عجائبات ولادت: حضرت مفتی صاحب تاریخ میلاد شریف کے متعلق لکھتے ہیں کہ

''بارہویں تاریخ ربیع الاوّل کی اُسی سال میں جس میں قصہ اصحابِ فیل ہوا تھا بروز دوشنبہ بوقت صبح صادق جناب محمد مصطفیٰ ﷺ پیدا ہوئے اور سارا عالم آپ کے نور سے روشن ہوا اور بہت سے عجائب و خوارق عادات اُس رات ظہور میں آئے۔'' (تواریخ حبیب الٰہ صفحہ ۱۰ مطبوعہ در مطبع علمی دہلی)

مکہ معظمہ میں میلاد شریف کا ثبوت حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی سے

حضرت مفتی صاحب لکھتے ہیں کہ

''شاہ ولی اللہ محدث نے ''فیوض الحرمین''◆ میں لکھا ہے کہ میں حاضر ہوا اس مجلس میں جو مکہ معظمہ میں مکان مولد شریف میں تھی بارہویں ربیع الاوّل کو اور ذکر ولادت شریف اور خوارق عادات وقت ولادت کا پڑھا جاتا تھا میں نے دیکھا کہ ایک بارگی کچھ انوار اس مجلس سے بلند ہوئے میں نے اُن انوار میں تامل کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ انوار تھے ملائکہ کے جو ایسی محافل متبرکہ میں حاضر ہوا کرتے ہیں اور بھی انوار تھے رحمت الٰہی کے انتہیٰ۔ سو مسلمانوں کو چاہیے کہ بمقتضائے محبت آنحضرت ﷺ محفل شریف کیا کریں اور اس میں شریک ہوا کریں مگر شرط یہ ہے کہ بہ نیت خالص کیا کریں۔ ریا اور نمائش کو دخل نہ دیں اور بھی احوال صحیح اور معجزات کا حسب روایات معتبرہ بیان ہو۔ اکثر لوگ جو اس محفل میں فقط شعر خوانی پر اکتفا کرتے ہیں یا روایات واہیہ نامعتبر بتاتے ہیں خوب نہیں اور بھی علما نے لکھا ہے کہ اس محفل میں ذکرِ وفات شریف کا نہ چاہیے اس لیے کہ یہ محفل واسطے خوشی میلاد شریف کے منعقد ہوتی ہے ذکرِ غم جانکاہ اس میں محض نازیبا ہے۔ حرمین شریفین میں ہرگز عادت ذکر قصہ وفات کی نہیں ہے۔'' (تواریخ حبیب الٰہ صفحہ ۷ مطبوعہ در مطبع علمی دہلی)

◆ فیوض الحرمین صفحہ ۱۱۵ مترجم پروفیسر محمد سرور ناشر دار الاشاعت اردو بازار کراچی۔ (میثم قادری)

اس اقتباس میں ان دیوبندیوں وہابیوں کا رد ہے جو کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کا وصال بھی بارہ ربیع الاول کو ہے اس لیے یہ خوشی نہیں منانی چاہیے۔

محفل میلاد شریف کے جواز پر ایک نفیس استدلال

حضرت مفتی صاحب لکھتے ہیں کہ

''ثویبہ'' لونڈی ابولہب کی تھی کہ ابولہب نے اُسے وقت پہنچانے خبر ولادت شریف کے آزاد کیا تھا حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ابولہب کو بعد موت کے خواب میں دیکھا اور حال پوچھا اس نے کہا کہ عذاب شدید میں مبتلا ہوں مگر ہمیشہ شب دوشنبہ کو درمیان انگشت شہادت اور وسطیٰ سے کہ اشارے سے اُن کے میں نے ثویبہ کو بسبب پہنچانے بشارت ولادت محمد مصطفیٰ ﷺ کے آزاد کیا تھا کچھ پانی مجھے چوسنے کو مل جاتا ہے کہ اس سے ایک گونہ عذاب میں تخفیف ہو جاتی ہے علمائے محدثین نے بعد لکھنے اس روایت کے لکھا ہے کہ جب ابولہب سے کافر کو جس کی مذمت قرآن شریف میں بتصریح وارد ہے بسبب خوشی ولادت شریف کے تخفیف عذاب ہوئی تو جو مسلمان خوشی ولادت شریف سے ظاہر کرے خیال کرنا چاہیے کہ اس کو کیسا ثواب عظیم ہوگا اور کیا کیا برکات شامل حال اُس کے ہوں گے۔ (تواریخ حبیب الٰہ صفحہ ۸۱، مطبوعہ مطبع علیمی دہلی)

عدم سایہ مصطفیٰ ﷺ

مفتی صاحب لکھتے ہیں کہ

آپ کا سایہ نہ تھا اس لیے کہ سایہ جسم کثیف ظلمانی کا ہوتا ہے نہ لطیف و نورانی کا مولوی جامی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے سایہ نہ ہونے کا خوب نکتہ لکھا ہے اس قطعہ میں.....قطعہ

پیغمبر ما نداشت سایہ تا شک بدل یقیں نیفتد
یعنی ہر کس کہ پیرو اوست پیداست کہ بر زمیں نیفتد

(تواریخ حبیب الٰہ صفحہ ۱۴۰، مطبوعہ در مطبع علیمی دہلی ۱۹۵۰ء)

تصنیفات

حضرت مفتی عنایت احمد کاکوروی رحمۃ اللہ علیہ نے متعدد تصانیف لکھیں جن کی فہرست یہ ہے: (۱) تواریخ حبیب الٰہ (۲) بیان قدر شب برأت (۳) فضائل درود و سلام (۴) محاسن العمل الافضل

(۵) الکلام المبین فی آیات رحمۃ للعالمین (۶) علم الصیغہ (۷) الدر الفرید فی مسائل الصیام والقیام والعید (۸) ترجمہ تقویم البلدان (۹) وظیفہ کریمہ (۱۰) مجربہ بہار (۱۱) ہدایت الاضاحی (۱۲) نقشہ مواقع النجوم (۱۳) احادیث الحبیب المتبر کہ (۱۴) فضائل علم وعلماء دین (۱۵) مذمت میلہ ماہ (۱۶) ضمان الفردوس (۱۷) ملخصات الحساب (۱۸) علم الفرائض۔

اللہ جل شانہٗ نے توفیق دی تو آپ کی خدمت میں مفتی صاحب کی دیگر کتب ''محاسن العمل الافضل'' ''الدر الفرید فی مسائل الصیام والقیام والعید'' ''فضائل درود و سلام'' ''الکلام المبین فی آیات رحمۃ للعالمین'' بھی پیش کی جائیں گی۔

حضرت مفتی صاحب ایک کتاب بنام ''لوامع العلوم و اسرار العلوم'' لکھ رہے تھے جس میں چالیس علوم کا خلاصہ لکھنا چاہتے تھے اور ہر علم کا نام بھی نظم تو افسوس۔ منظر دیمی دستاویز بھی مفتی صاحب کے ساتھ ہی غریق بحر ہوگئی۔

بیان قدر شب برأت کی کتابیاتی تفصیل

یہ رسالہ ۱۲۷۲ ہجری میں حضرت مفتی صاحب نے ... کے بعد ... شریف میں قیام کے دوران لکھا۔ بڑے سائز کے ۸ صفحات پر مشتمل ہے پہلی دفعہ ۱۲۷۳ ہجری اور دوسری مرتبہ ۱۳۱۳ ہجری میں مطبع نامی لکھنو سے ماہ شعبان المعظم میں شائع ہوا۔ اس کے بعد کی کوئی اشاعت ہمارے علم میں نہیں ہے۔ واللہ و رسولہ اعلم۔

فضیلتِ شب برأت کے مخالفین کا مختصر رد

اس رسالہ کا موضوع نام ہی سے ظاہر ہے اس میں از روئے قرآن وحدیث شب برأت کی فضیلت کا بیان ہے۔ غیر مقلد وہابی حضرات اس رات خدا تعالیٰ کی عبادت کے بھی انکاری ہو جاتے ہیں جیسا کہ غیر مقلد وہابی حضرات کے ''فتاویٰ ستاریہ'' میں وہ لکھا ہے کہ

''شب برأت کو رات بھر نفلیات وغیرہ پڑھنا بدعت ہے اپنی اپنی جانب سے دین اکمل کے اندر زیادتی کرنی ہے جو کہ شرعاً ممنوع ہے۔''

(فتاویٰ ستاریہ جلد اول صفحہ ۶۷ مکتبہ سعودیہ حدیث منزل کراچی)

امام الوہابیہ مولوی اسماعیل دہلوی صاحب نے ''تذکیر الاخوان'' میں کفر و نفاق کی باتوں

کے ضمن میں شعبان میں حلوا پکانا بھی شامل کیا ہے۔ ملاحظہ ہو:

(تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان صفحہ ۶۳ و ۶۴ کتب خانہ راشد کمپنی دیوبند ایضاً صفحہ ۱۰۱ مطبوعہ در مطبع فاروقی دہلی ۱۳۱۲ ہجری ایضاً صفحہ ۲۵ و ۲۶ مطبوعہ اقبال اکیڈمی ایبک روڈ انارکلی لاہور ۱۹۴۸ عیسوی ایضاً صفحہ ۹۷ و ۹۸ مطبوعہ دار الاشاعت اردو بازار کراچی)

حالانکہ شب برأت میں حلوا پکانے اور دیگر عبادات کی ممانعت قرآن و حدیث سے ثابت نہیں اور امام الوہابیہ مولوی اسماعیل دہلوی صاحب نے خود بھی لکھا ہے کہ "در فعلے از افعال و قولے از اقوال ہزار منافع و مضار مدرک شود و بعد وجہ حسن یا قبح عقلاً در و ثابت شود اما تاوقتیکہ کتاب منزل یا نص نبی مرسل بر لزوم یا منع او دلالت نداشتہ باشد وجوب یا حرمت آں قول و فعل شرعاً ثابت نمی تواں شد" (ترجمہ) "جس طور پر کسی فعل میں افعال سے یا کسی قول میں اقوال سے ہزار منافع اور مضار (نقصانات) سمجھے جائیں اور سود رہے سے حسن یا قبح اس میں ثابت ہووے لیکن تاوقتیکہ کتاب منزل یا نص نبی مرسل اس کے لزوم یا منع پر دال نہ ہووے وجوب یا حرمت اس قول و فعل کا شرعاً ثابت نہیں ہو سکتا۔"

(منصب امامت صفحہ ۸۲، فارسی مع اردو مطبوعہ در مطبع فاروقی دہلی ترجمہ مولوی عبد اللطیف سہسوانی ایضاً صفحہ ۱۴۰ ترجمہ حکیم محمد حسین علوی ناشر آئینہ ادب چوک انارکلی لاہور و ایضاً صفحہ ۱۲۵، ۱۲۴ مطبوعہ طیب پبلشرز ۵ یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور)

اس صراحت کے باوجود معلوم نہیں وہابی حضرات بلا دلیل کتاب و سنت کیوں اسے بدعت قرار دیتے ہیں۔

شب برأت کا ثبوت مخالفین کی کتب سے

غیر مقلدین حضرات کے امام مولوی اسماعیل دہلوی صاحب شب برأت کے متعلق لکھتے ہیں کہ

"آنحضرت ﷺ شب برأت میں کسی کو اطلاع دیئے اور جتلانے کے بغیر بقیع میں تشریف لے جاتے اور دعا کرتے اور صحابہ میں سے کسی کو امر نہ فرماتے کہ اس رات قبروں پر جا کر دعا کرنی چاہیے چہ جائیکہ آپ نے تاکید کی ہو پس اگر اب کوئی شخص پیغمبر خدا ﷺ کی متابعت کے واسطے شب برأت کو صلحاء کا مجمع کر کے کسی مقبرہ میں بہت ساری دعائیں کرے تو آنجناب کی مخالفت کے باعث اسے ملامت نہیں کر سکتے۔"

(صراط مستقیم صفحہ ۷۵ مطبوعہ ادارہ نشریات اسلام اردو بازار لاہور و ایضاً صفحہ ۱۰۹ مطبوعہ اسلامی اکادمی اردو بازار)

شب برأت میں صلحاء کا مجمع کر کے عبادت کرنا حضور ﷺ کی مخالفت نہیں بقول امام الوہابیہ کا اسے مخالفت قرار دینا غلط ہے لیکن بقول امام الوہابیہ مسلمان اگر شب برأت کو قبرستان جائیں اور دعائیں کریں تو اس پر وہابیوں کا سنیوں کا ملامت کرنا درست نہیں اس لیے گذارش ہے کہ ہماری نہیں اپنے امام کی بات ہی مان لیں اور اللہ تعالیٰ کی عبادت سے منع نہ کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ

"اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اللہ تعالیٰ کی مسجدوں میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کیے جانے کو روکے۔" (پارہ اول سورۃ بقرہ آیت ۱۱۴ ترجمہ مولوی محمد جوناگڑھی غیر مقلد وہابی)

- وہابیہ کے مشہور مناظر مولوی ثناء اللہ امرتسری صاحب سے شب برأت کے متعلق سوال ہوا۔ ذیل میں سائل کا سوال اور مولوی ثناء اللہ صاحب کا جواب دونوں ملاحظہ کریں، فتاویٰ ثنائیہ میں لکھا ہے کہ

سوال: پندرھویں شب شعبان کو کیا شب قدر کا کوئی ثبوت ہے اس شب کو ثواب جان کر تلاوت یا عبادت کرنا کیسا ہے۔ (عبد الماجد بریلی)

جواب: اس رات کے متعلق ضعیف روایتیں ہیں اس دن کوئی کار خیر کرنا بدعت نہیں ہے! بلکہ بحکم انما الاعمال بالنیات موجب ثواب ہے۔ اللہ اعلم۔

(فتاویٰ ثنائیہ جلد اول صفحہ ۶۵۶ ناشر ادارہ ترجمان السنہ ۷ ایبک روڈ لاہور)

مولوی ثناء اللہ صاحب نے صراحتاً تسلیم کر لیا کہ شب برأت میں عبادت کرنا ثواب ہے۔

- اسی طرح وہابیہ کے مشہور محدث مولوی عبد اللہ روپڑی صاحب سے بھی شب برأت کے روزہ کے متعلق سوال ہوا۔ ذیل سوال اور جواب دونوں ملاحظہ کریں۔ فتاویٰ اہلحدیث میں لکھا ہے کہ

سوال: ماہ شعبان کی چودھویں یا پندرھویں روزہ رکھنا یا تین روزے تیرھویں چودھویں پندرھویں تاریخ میں رکھنے جائز ہیں یا نہیں بعض کہتے ہیں یہ بدعت ہے۔ الخ

جواب: شب برأت کا روزہ رکھنا افضل ہے چنانچہ مشکوٰۃ وغیرہ میں حدیث موجود ہے اگرچہ حدیث ضعیف ہے لیکن فضائل اعمال میں ضعیف حدیث پر عمل درست ہے ہر ماہ کی تیرھویں چودھویں پندرھویں کا روزہ بھی حدیث میں آیا ہے۔ الخ

(فتاویٰ اہل حدیث جلد دوم صفحہ ۵۵۷، ادارہ احیاء السنۃ النبویہ ڈی بلاک سٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا)

رہا وہابیہ کا یہ اعتراض کہ شب برأت کی فضیلت میں وارد احادیث ضعیف ہیں تو مختصراً عرض

ہے کہ اگر آپ کے بقول انہیں ضعیف ہی مان لیں تو پھر بھی باتفاق محدثین عظام یہ حدیث فضائل اعمال میں مقبول ہیں جگہ کی کمی کی وجہ سے فی الحال وہابیہ کا ایک مزید حوالہ پیش ہے ایک پہلے آپ حافظ عبداللہ روپڑی وہابی صاحب کے حوالہ سے ملاحظہ کر چکے ہیں۔

وہابیہ کے مجدد نواب صدیق حسن خان بھوپالی ضعیف حدیث کے متعلق لکھتے ہیں کہ

''نووی در اذکار گفتہ علماء محدثین و فقہا وغیر ہم گفتہ اند کہ عمل بحدیث ضعیف در فضائل مستحب ست اگر موضوع نیست'' یعنی ''امام نووی نے کتاب الاذکار میں کہا ہے کہ علماء محدثین اور فقہاء نے کہا ہے کہ ضعیف حدیث پر عمل کرنا فضائل میں مستحب ہے بشرطیکہ موضوع نہ ہو۔''

(منج الوصول الی اصطلاح احادیث الرسول صفحہ ۵ مطبوعہ در مطبع شاہجہانی)

ڈاکٹر خالد علوی صاحب نے بھی اپنی مشہور کتاب ''اصول الحدیث'' کے صفحہ ۲۳۶ تا ۲۸۸ تک فضائل اعمال میں ضعیف حدیث پر عمل کرنے کی بابت علماء کا اتفاق نقل کیا ہے۔

(اصول الحدیث صفحہ ۲۸۶ تا ۲۸۸ ناشر الفیصل ناشران و تاجران کتب اردو بازار لاہور)

طباعت نو کے متعلق چند وضاحتیں

1. کتاب کی اردو کو جوں کا توں برقرار رکھا گیا ہے کوئی تغیر و تبدل نہیں کیا گیا۔ البتہ کچھ الفاظ جیسے اون کو اُس اونھوں کو اُنہوں اور جاویں کو جائیں سے تبدیل کیا گیا ہے۔
2. عربی عبارات کے تراجم کو حاشیہ کی بجائے متن میں لگا دیا گیا ہے۔
3. جہاں حاشیہ کی ضرورت محسوس ہوئی وہاں حاشیہ کے آخر میں میثم عباس قادری لکھ دیا گیا ہے تاکہ مصنف اور محشی میں امتیاز رہے۔
4. رسالہ ''بیان قدر شب براَت'' کی تخریج کردی گئی ہے۔
5. ضرور مقامات پر ذیلی عنوانات قائم کر دیے گئے ہیں۔
6. جو حضرات اس رسالہ سے فائدہ اٹھائیں وہ فقیر کے لیے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کریم ﷺ کے طفیل مزید کام کرنے کی ہمت عطا کرے اور اسلام پر موت دے۔

آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

میثم عباس حنفی قادری رضوی
massam.rizvi@gmail.com
۳۰/۵/۲۰۱۲

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَنْزَلَ الْقُرْاٰنَ فِیْ لَیْلَۃٍ مُّبَارَکَۃٍ وَّ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الرُّسُلِ وَ اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ عُلَمَآءِ اُمَّتِہِ الْمُبَارَکَۃِ۔

یہ رسالہ ہے بیانِ احوالِ شبِ براَت میں

قال اللہ تعالیٰ:

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِیْنَ فِیْهَا یُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِیْمٍ۔

(پارہ ۲۵ سورۃ الدخان آیت ۳، ۴)

ترجمہ: ''بے شک اُتارا ہم نے قرآن مجید کو ایک برکت والی رات میں، بے شک ہم ہیں ڈرانے والے اُس رات میں تقسیم کیے جاتے ہیں سب کام۔''

پختہ مفسرین[1] نے لکھا ہے کہ لَیْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ سے مراد شب براَت ہے اور بڑی فضیلت اس رات کی یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ نے اس رات کو مبارک رات فرمایا اور ایک بزرگی اس رات کی یہ ہے کہ قرآن مجید کو کہ منبع سب برکات کا ہے اس رات میں خدائے تعالیٰ نے نازل کیا اور یہاں نازل کرنے سے مراد زمین پر نازل کرنا نہیں ہے۔

اور بھی آیہ:

[1] علامہ محمود آلوسی ''تفسیر روح المعانی'' میں لیلۃ البراۃ کے متعلق لکھتے ہیں: و قال عکرمہ و جماعۃ ھی لیلۃ النصف من شعبان۔ (تفسیر روح المعانی جلد ۲۵، صفحہ ۱۵۳ دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان) نیز صاحب تفسیر قرطبی علامہ ابی عبداللہ محمد بن احمد انصاری قرطبی نے بھی حضرت عکرمہ سے نقل کیا ہے کہ و قال عکرمہ اللیلۃ المبارکۃ ھاھنا لیلۃ النصف من شعبان (الجامع لاحکام القرآن، تفسیر قرطبی جلد ۱۶، صفحہ ۱۱۰ دار الکتاب العربی) (میثم قادری)

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ۔ (پارہ۲ سورۃ البقرۃ آیت:۱۸۵)

ترجمہ: ''مہینہ رمضان کا ہے جس میں اُتارا گیا قرآن۔'' اور

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ۔ (پارہ:۳۰ سورۃ القدر آیت:۱)

ترجمہ: ''بے شک ہم نے اتارا قرآن کو شب قدر میں۔''

میں نزول زمین کا مراد نہیں ہو سکتا اس واسطے کہ زمین پر قرآن مجید یک بارگی نازل نہیں ہوا بلکہ تھوڑا تھوڑا ۲۳ برس میں اُترا اور شروع اس کا مہینہ ربیع الاول میں ہوا، نہ شب براءت میں نہ رمضان میں نہ شب قدر میں۔

نزولِ قرآن کے متعلق حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق

شاہ عبد العزیز قدس سرہ نے اس بات کی تحقیق میں لکھا ہے کہ شب براءت میں حکم اُتارنے کلام اللہ کا لوح محفوظ سے بیت العزت میں کہ ایک مکان ہے پہلے آسمان پر ہوا اور اسی سال کے رمضان شریف کے مہینہ میں شب قدر میں لوح محفوظ سے بیت العزت میں اُترا اور اوّل شروع نزول کلام اللہ کا جناب رسول اللہ ﷺ پر ربیع الاول میں ہوا، (تفسیر عزیزی فارسی پارہ عم جلد۴ صفحہ ۲۵۲،۲۵۳ مطبع مسلم بک ڈپو کٹڑہ شیخ لال چاند کنواں دہلی تفسیر عزیزی مترجم اردو، جلد۳ صفحہ ۱۰۵ نوریہ رضویہ پبلی کیشنز ۱۱ دربار گنج بخش روڈ لاہور) پس اس آیت میں اور بھی آیہ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ اور اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ۔ (پارہ۳۰ سورۃ القدر آیت۱) میں اُتارنا لوح محفوظ سے بیت العزت میں مراد ہے لیکن شب براءت میں اُتارنے کا حکم ہوا تھا اور اس سال کے رمضان کی شب قدر میں لوح محفوظ سے بیت العزت میں اُتارا گیا اور ماہ ربیع الاول میں اُترنا اس کا زمین پر شروع ہوا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے پیغمبر ﷺ کو سورۃ ''اِقْرَاْ'' مَا لَمْ یَعْلَمْ تک پڑھائی اور تئیس برس میں آہستہ آہستہ سب کلام مجید اُتر چکا اور اس رات میں ایک بزرگی یہ ہے کہ سب کام تقسیم ہوتے ہیں اس سے یہ مراد ہے کہ سارے برس آئندہ میں ہر شخص کی موت اور روزی اور حج اور جو جو کام ہونے والے ہیں لکھ کر ملائکہ کو اُن کی چٹھی مل جاتی ہے۔

شبِ براءت کا مطلب

براءت کے معنے ہیں چٹھی کے جو کسی کام کی کسی کو دیتے ہیں اس رات کا نام شب براءت اسی

سبب سے ہے۔

شبِ براءت میں شب بیداری کی فضیلت

ابن ماجہ اور بیہقی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ شب براءت میں رات بھر شب بیداری کرو اور اُس کے دن کو یعنی پندرہویں تاریخ روزہ رکھو بے شک اللہ اُترتا ہے اس رات میں غروب آفتاب سے طرف پہلے آسمان کے اور کہتا ہے کہ ہاں کوئی استغفار کرنے والا ہے تو میں اُس کے گناہ بخشوں، ہاں کوئی روزی مانگنے والا ہے۔ تو میں اُسے روزی دوں۔ ہاں کوئی بلا میں پھنسا ہے کہ میں اُسے عافیت دوں ہاں کوئی ایسا یہاں تک کہ صبح ہوتی ہے۔

((۱)ابن ماجہ جلد۱ صفحہ ۴۳۸ حدیث ۱۳۸۸ ''کتاب اقامة الصلوٰة'' ''باب ما جاء فی لیلة النصف من شعبان'' دار الفکر للطباعة و النشر و التوزیع بیروت لبنان (۲)شعب الایمان جلد ۳ صفحہ ۳۷۹ حدیث نمبر: ۳۸۲۲ ''باب فی الصیام'' ''ما جاء فی لیلة النصف من شعبان دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان'')

اللہ تعالیٰ کے آسمان دنیا کی طرف اُترنے کا مطلب

فائدہ: خدائے تعالیٰ کا اُترنا پہلے آسمان کی طرف اس سے مراد یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ طرف اپنے بندوں کے متوجہ بہ رحمت ہوتا ہے ورنہ اُترنے چڑھنے سے خدائے تعالیٰ پاک ہے۔◆ اور اور حدیثوں میں آیا ہے کہ ہر رات میں خدائے تعالیٰ جب تہائی رات باقی رہتی ہے۔ پہلے آسمان کی

◆ حضرت مولانا مفتی عنایت احمد کاکوروی رحمۃ اللہ علیہ کی اس وضاحت سے وہابیہ کے جد اعلیٰ ابن تیمیہ کے اللہ تعالیٰ کے نزول کے متعلق فاسد عقیدہ کا رد ہوتا ہے مشہور سیاح ابن بطوطہ نے اپنے سفر نامہ میں اپنا آنکھوں دیکھا واقعہ بیان کیا ہے کہ ابن تیمیہ حدیث نزول بیان کر کے سیڑھیوں سے اترا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ آسمان دنیا سے دنیا پر اس طرح اترتا ہے جس طرح دیکھو میں ممبر سے اترتا ہوں، اس پر ایک مالکی فقیہ سمیت دوسرے لوگوں نے اسے مارا۔

(ملاحظہ ہو سفر نامہ ابن بطوطہ اردو ترجمہ صفحہ ۱۴۷ مطبوعہ نفیس اکیڈمی اردو بازار کراچی)

اس واقعہ کو مشہور غیر مقلد وہابی عنایت اللہ اثری نے بھی اپنی کتاب نظر جدید صفحہ ۱۰۸ مطبوعہ دار الحدیث گجرات میں بیان کیا ہے اور نواب وحید الزماں غیر مقلد وہابی نے بھی ابن تیمیہ کے اس عقیدہ کو بیان کیا ہے اور ملاحظہ ہو۔ (ہدیۃ المہدی صفحہ ۱۱ مطبوعہ دہلی) (میثم قادری)

طرف اُترتا ہے یعنی متوجہ بہ رحمت ہوتا ہے سو شبِ براَت کی یہ بزرگی ہے کہ اس میں غروب آفتاب ہی سے یہ توجہ اور عنایت ہوتی ہے اور بھی اس حدیث سے ثابت ہوا کہ خدائے تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے اس رات میں بڑی بخشش اور عنایت رکھی ہے کہ جس کی تفصیل نہیں اس حدیث میں جو آیا ہے ہاں کوئی ایسا اُس سے یہی مراد ہے کہ جس قسم کی حاجت مانگنے والا ہو اُس کی مراد پوری کی جائے اور یہ حدیث صاف اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ شبِ براَت میں ہر قسم کی دعا قبول ہوتی ہے۔

شبِ براَت میں کثیر لوگوں کی بخشش کی جاتی ہے:

اور بیہقی نے روایت کی ہے کہ شبِ براَت میں خدائے تعالیٰ دوزخ سے آزاد کرتا ہے بہ شمار بالوں بھیڑوں قبیلہ بنوکلب[1] کے (شُعَبُ الایمان جلد۳ صفحہ ۳۷۹ حدیث ۳۸۲۴ "باب فی الصیام" ما جاء فی لیلۃ النصف من شعبان دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

شبِ براَت میں کن لوگوں کی مغفرت نہیں ہوتی؟

ابن ماجہ نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ متوجہ ہوتا ہے شبِ براَت کو اپنے بندوں کی طرف تو سب خلق کو بخش دیتا ہے مگر مشرک کو اور کینہ والے کو یعنی اُس شخص کو جو کسی مسلمان سے بے سبب کینہ رکھتا ہے اور اسی مضمون کی حدیث بیہقی نے بھی روایت کی ہے۔

((۱) ابن ماجہ جلد ۱ صفحہ ۴۳۹ حدیث: ۱۳۹۰ "کتاب اقامۃ الصلوٰۃ" "باب ما جاء فی لیلۃ النصف من شعبان" دار الفکر للطباعۃ و النشر و التوزیع بیروت لبنان، (۲) شُعَبُ الایمان جلد ۳ حدیث نمبر: ۳۸۳۰ صفحہ ۳۸۱ "باب فی الصیام" "ما جاء فی لیلۃ النصف من شعبان" دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان (۳) اَلْمُصَنَّفُ لِاِبْنِ اَبِی شَیْبَۃَ جلد ۱۵ حدیث ۳۰۴۷۹ صفحہ ۲۰۵ کتاب الدعا ما قالو فی لیلۃ النصف من شعبان وَ ما یغفر فیہا من الذنوب المجلس العلمی دار قرطبہ بیروت)

فائدہ: "مَا ثَبَتَ بِالسُّنَّۃ" میں شیخ عبدالحق دہلوی نے بہت حدیثیں اس مضمون کی کہ شب

[1] بنی کلب ایک قبیلہ تھا عرب میں کہ ان کے ہاں بھیڑیں بکریاں بہت تھیں خیال کرنا چاہیے کہ ایک بھیڑ کو کتنے بال ہوتے ہیں چہ جائیکہ صدہا بھیڑیں پس خدائے تعالیٰ اس رات میں صدہا کروڑ آدمی دوزخ سے آزاد کرتا ہے۔ ۱۲ منہ

براَت میں خدائے تعالیٰ سب گناہ بخشتا ہے لکھی ہیں۔[1]

اور جس طرح کہ اوپر والی حدیث میں استثنا مشرک اور کینہ والے کا ہے اور روایتوں میں اتنے اشخاص کا اور بھی ذکر ہے کہ ان کو بھی خدائے تعالیٰ شبِ براَت میں نہیں بخشتا (۱) قاطع الرحم یعنی جو اقارب سے بدسلوکی کرتا ہے، (۲) عاق یعنی جو ماں باپ کی نافرمانی کرتا ہے، (۳) شرابی (۴) زناکار (۵) مسبل یعنی جو پاجامہ وضع داری کے لیے ٹخنوں سے نیچے لٹکاتا ہے، (۶) عشار یعنی جو ظلم سے محصول لوگوں سے لیتا ہے (۷) جادوگر (۸) نجومی (۹) کاہن یعنی جو جنوں اور شیطانوں کی آمیزش سے خبریں بتاتا ہے، (۱۰) شرطی یعنی سپاہی حاکم کا جو لوگوں پر ظلم کرتا ہے (۱۱) جابی یعنی جو لوگوں کا مال بطور ظلم کے حاکم کو دلواتا ہے (۱۲) صاحب کوبہ یعنی نرد[2] کھیلنے والا (۱۳) صاحب عرطبہ یعنی ڈھولک طنبورہ طبلہ بجانے والا۔

پس مسلمان کو چاہیے کہ ان گناہوں سے بہت بچے اس واسطے کہ یہ ایسے بڑے گناہ ہیں کہ ایسی مغفرت عامہ کی رات میں بھی نہیں بخشے جاتے۔

شبِ براَت میں حضور ﷺ کا مبارک معمول

اور بیہقی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور کپڑے اُتارے یعنی سونے کے لیے پھر اچھی طرح نہیں ٹھہرے تھے کہ آپ کھڑے ہوئے اور کپڑے پہن کے تشریف لے چلے مجھے خیال ہوا کہ آپ کسی اور بی بی کے پاس تشریف لے جائیں گے سو میں نکل کے آپ کی پیچھے ہوئی سو آپ کو میں نے بقیع الغرقد[3] میں پایا کہ مومنین اور مومنات اور شہیدوں کے لیے آپ استغفار کرتے تھے میں نے کہا یعنی دل میں کہ

[1] مَا ثَبَتَ بِالسُّنَّۃ فی ایام السُّنَّۃ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی صفحہ ۱۹۳ تا ۱۹۶ المقالۃ الثالیہ کے تحت یہ احادیث نقل کی گئی ہیں۔ (میثم قادری)

[2] نرد ایک بازی ہے جسے چوسر بھی کہتے ہیں لیکن شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے "ماثبت بالسنۃ" میں کوبہ کے معنے طبل و بربط یعنی باجہ لکھے ہیں اور لکھا ہے کہ کوبہ وہ چھوٹا سا طبلہ ہے جو دوسرا ہوتا ہے شاید ڈگڈگی مراد ہے۔ (میثم قادری)

[3] بقیع الغرقد نام ہے ایک مقبرہ کا مدینہ منورہ میں کہ اب عوام اُسے جنۃ البقیع کہتے ہیں۔ ۱۲ منہ

میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں آپ تو خدا کے کام میں ہیں میں دنیا کے کام میں ہوں اور میں پھر آئی اور اپنے حجرہ میں آ گئی، میرا دم چڑھ گیا تھا میرے پیچھے آپ تشریف لائے مجھ سے پوچھا کہ کیسا دم ہے یعنی تمہارا دم کیوں چڑھ گیا ہے میں نے عرض کیا کہ آپ تشریف لائے اور سونے کے لیے اپنے کپڑے اُتارے پھر اچھی طرح نہیں ٹھہرے کہ آپ کھڑے ہوئے اور کپڑے پہن کر تشریف لے گئے، مجھے خیال ہوا کہ آپ کسی اور بی بی کے پاس تشریف لے جاتے ہیں میں اُٹھ کر آپ ﷺ کے پیچھے ہوئی یہاں تک کہ آپ ﷺ کو بقیع الغرقد[1] میں دیکھا۔ کرتے تھے آپ ﷺ جو کرتے تھے آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے عائشہ رضی اللہ عنہا تو ڈرتی تھی کہ خدائے تعالیٰ اور اس کا رسول تجھ پر ظلم کرے بلکہ آئے میرے پاس جبریل علیہ السلام اور مجھ سے کہا کہ

''یہ پندرہویں رات شعبان کی ہے اس رات میں خدائے تعالیٰ دوزخ سے آزاد کرتا ہے بے شمار بالوں بھیڑوں قبیلۂ بنی کلب کے اور نظرِ رحمت نہیں کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس رات میں طرف شرک کرنے والے اور نہ طرف کینہ رکھنے والے کے اور نہ طرف اُس شخص کے کہ جو اقارب سے بدسلوکی کرے اور نہ طرف اُس شخص کے جو کپڑا لٹکائے یعنی جیسے پاجامہ ٹخنوں سے تلے وضع داری کے لیے لٹکائے اور نہ طرف اُس کے جو باپ کی نافرمانی کرے اور اُن کو ناخوش رکھے اور نہ طرف دائم الخمر کے یعنی شرابی کے کہ ہمیشہ شراب پیتا رہے۔''

پھر اپنے کپڑے اُتارے پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے عائشہ رضی اللہ عنہا تو اجازت دیتی ہے مجھے اس رات کی شب بیداری کی میں نے کہا کہ ہاں ماں باپ میرے آپ پر قربان، پھر آپ ﷺ نے نماز پڑھی اور سجدہ نہایت لمبا کیا یہاں تک کہ مجھے خیال ہوا کہ شاید آپ کی روح قبض ہو گئی میں نے اُٹھ کر آپ کو ٹٹولا اور آپ کی تلووں[2] پر ہاتھ رکھا آپ ﷺ نے جنبش کی میں خوش ہوئی اور میں نے سنا کہ آپ سجدہ میں یہ فرماتے تھے:

---

[1] اس طویل حدیث میں سے کھینچ جانے والے حصہ کو امام الوہابیہ مولوی اسماعیل دہلوی قتیل نے بھی اپنی کتاب صراط مستقیم صفحہ ۷۵ ادارہ نشریات اسلام اردو بازار لاہور ایضاً، صفحہ ۱۰۹ مطبوعہ اسلامی اکادمی اردو بازار لاہور) میں بھی نقل کیا ہے۔ (میثم قادری)

[2] قدیم مطبوعہ نسخہ میں یہاں ''آپ کے تلووں'' کے بجائے ''آپ کی تلواروں'' لکھا ہے یہ یقیناً کتابت کی غلطی ہے کیوں کہ حدیث شریف کے متن میں ''باطن قدمیہ'' کے الفاظ ہیں لہٰذا اسے حدیث شریف کے مطابق درست کر دیا گیا ہے۔ (میثم قادری)

اَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ جَلَّ وَجْهُكَ لَا اُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ۔

ترجمہ: ''پناہ مانگتا ہوں تیرے عفو کی عذاب تیرے سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری رضامندی کی غصہ تیرے سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری تجھ سے بڑا ہے منہ تیرا یعنی ذات تیری نہیں احاطہ کر سکتا میں تیری تعریفیں، تو ویسا ہی ہے جیسی تو نے اپنی تعریف کی۔'' ۱۲ منہ

جب صبح ہوئی میں نے اس دعا کا آپ کے سامنے ذکر کیا آپ ﷺ نے فرمایا اے عائشہ رضی اللہ عنہا سیکھ لے تو اس دعا کو اور سکھا۔ جبریل علیہ السلام نے مجھے یہ سکھائی ہے اور مجھ سے کہا کہ سجدہ میں اسے بہ تکرار کہو۔ انتہی۔

(شُعَبُ الایمان جلد: ۳ صفحہ ۳۸۴، ۳۸۵ حدیث ۳۸۳۷ ''باب فی الصیام ما جاء فی لیلة النصف من شعبان'' دار الکتب العلمیة بیروت لبنان)

اس حدیث سے بھی بڑی بزرگی شبِ براَت کی ثابت ہوتی ہے اور یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اس رات میں عبادت کرے شب بیداری کرے اور مومنین اور مومنات اور شہدا کے لیے استغفار کرے اور سجدوں میں نفلوں کی دعائے مذکور بہ تکرار کہے۔

اور بیہقی نے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں نے دیکھا شبِ براَت میں جناب رسول اللہ ﷺ کو اپنے حجرہ میں مانند کپڑے پڑے ہوئے کے یعنی بہ کمال عاجزی اور آپ سجدہ میں یہ فرماتے تھے:

سَجَدَ لَكَ خَيَالِيْ وَ سَوَادِيْ وَ اٰمَنَ بِكَ فُؤَادِيْ فَهٰذِهٖ يَدِيْ وَ مَا جَنَيْتُ بِهَا عَلٰى نَفْسِيْ يَا عَظِيْمُ تُرْجٰى[1] لِكُلِّ عَظِيْمٍ اِغْفِرِ الذَّنْبَ الْعَظِيْمَ سَجَدَ وَجْهِيْ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَ صَوَّرَهٗ[2] وَ شَقَّ سَمْعَهٗ وَ بَصَرَهٗ۔

---

[1] شعب الایمان مطبوعہ دار الکتب العلمیہ اور ماثبت بالسنہ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی کے نسخے میں ترجی کی بجائے یرجی لکھا ہے۔ (میثم قادری)

[2] شُعَبُ الایمان مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت کے نسخے میں ''صَوَّرَہٗ'' موجود نہیں ہے شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے جو دعا ''ما ثبت بالسنہ'' نقل کی ہے اس میں صَوَّرَہٗ کا لفظ شامل ہے لیکن اس میں یدی کے بعد و شامل نہیں ہے۔ (میثم قادری)

ترجمہ: ''سجدہ کیا تجھ پر باطن میرے نے اور جسم میرے نے اور ایمان لایا تجھ پر دل میرا پس یہ میرا ہاتھ ہے اور جو کچھ اس سے میں نے گناہ کیا اپنے نفس پر اے بزرگ قدر کہ امید ہے تجھ سے ہر بڑے کام کی بخش دے بڑے گناہ کو سجدہ کیا میرے منہ نے اُس ذات کو جس نے اُسے پیدا کیا اور اُس کی صورت بنائی اور اُس کے کان آنکھ بنائے۔'' ۱۲ منہ

پھر اُٹھایا آپ نے سر مبارک اپنا پھر سجدہ کیا اور کہا:

اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَ اَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ ◆ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ اَقُوْلُ كَمَا قَالَ اَخِيْ دَاوُدُ وَ اَعْفِرُ وَجْهِيْ فِي التُّرَابِ لِسَيِّدِيْ وَ حُقَّ لَهٗ اَنْ يُسْجَدَ۔ ◆

ترجمہ: ''پناہ مانگتا ہوں میں تیری رضامندی کی غضب تیرے سے اور پناہ مانگتا ہوں میں تیرے عفو کی عذاب تیرے سے اور پناہ مانگتا ہوں میں تیری تجھ سے نہیں احاطہ کر سکتا میں تیری تعریفیں تُو ویسا ہی ہے جیسا تو نے اپنی تعریف کی۔ کہتا ہوں میں جیسے کہا میرے بھائی داؤد نے اور خاک میں ملتا ہوں میں منہ اپنا اپنے مالک کے لیے وہ اسی لائق ہے کہ اُسے سجدہ کریں۔'' ۱۲ منہ

پھر اٹھایا اپنا سر مبارک اور فرمایا:

◆ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ قَلْبًا نَقِيًّا مِنَ الشِّرْكِ تَقِيًّا لَا فَاجِرًا وَّ لَا شَقِيًّا۔

ترجمہ: ''یا اللہ دے مجھے دل شرک سے پاک پرہیزگار نہ بدکار نہ بدبخت۔'' ۱۲ منہ (الخ)

(شُعَبُ الایمان جلد: ۳ صفحہ ۳۸۵ حدیث ۳۸۳۸ جلد: ۳ "باب فی الصیام" ما "جاء فی لیلة النصف من شعبان" دار الكتب العلمية بيروت لبنان)

فائدہ: جس آدمی کو خدائے تعالیٰ توفیق عبادت شب براًت کی دے اُس کو چاہیے کہ کچھ نوافل

◆ ''شُعَبُ الایمان'' مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت کے نسخہ میں "لا احصی ثنا علیك" کے الفاظ موجود نہیں لیکن "ماثبت بالسنہ" میں موجود ہیں۔ (میثم قادری)

◆ شعب الایمان مطبوعہ دار الکتب العلمیہ کے متن میں وَ حُقَّ لَهٗ اَنْ يُسْجَدَ کے الفاظ موجود نہیں البتہ محقق نے حاشیہ میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔ (میثم قادری)

◆ شُعَبُ الایمان مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت میں یہ دعا اس طرح ہے اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ قَلْبًا نَقِيًّا مِنَ الشَّرِّ لَا جَافِيًا وَ لَا شَقِيًّا۔ (میثم قادری)

موافق حدیث اوّل کے پڑھے یعنی جو دعا اس حدیث میں ہے سجدوں میں بہ تکرار پڑھے اور کچھ نوافل مطابق اس حدیث کے پڑھے یعنی ہر رکعت میں سجدۂ اولیٰ میں سَجَدَلَكَ خَيَالِيْ آخر تک اور دوسرے سجدہ میں اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ آخر تک اور بعد سر اُٹھانے کے دوسرے سجدہ سے اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ قَلْبًا آخر تک پڑھے اور حنفیہ کے نزدیک بھی نفلوں میں سجود وغیرہ میں ایسی دعاؤں کا پڑھنا جائز ہے اور امام ابو حنیفہ صاحب اور اکثر علماء کے نزدیک احادیث مذکورہ میں سجدہ نماز کا ہی مراد ہے نہ نرا سجدہ بے نماز کے۔ اور اگر بہت نفلیں ایسی نہ پڑھ سکے ایک ایک دوگانہ ◆ دونوں حدیثوں کے موافق پڑھ لے کہ یہ عمل شب براًت میں باجماع سنت موجب فلاح دنیا و آخرت ہے۔ شیخ امام عارف باللہ ابو الحسن بکری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ بہتر ہے اس رات میں یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ كَرِيْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَ الْعَافِيَةَ وَ الْمُعَافَاةَ الدَّائِمَةَ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ۔

ترجمہ: ''یا اللہ تو عفو کرنے والا بزرگ ہے دوست رکھتا ہے تو عفو کو پس عفو کر مجھ سے یا اللہ میں چاہتا ہوں عفو اور عافیت اور ہمیشہ کی عافیت دنیا اور آخرت میں۔'' ۱۲ منہ

اس واسطے کہ اس دعا کا پڑھنا شب قدر میں وارد ہے اور بعد شب قدر کے سب راتوں سے یہ رات افضل ہے۔

حضرت آدم علیہ السلام کی دعا

اور شیخ عبد الحق دہلوی نے اس دعا کے پڑھنے کو بھی بہتر لکھا ہے اور ایک حدیث نقل کی ہے حضرت آدم نے جب زمین پر اُترے طواف خانۂ کعبہ سات بار کر کے دو رکعتیں مقام ابراہیم میں پڑھ کے یہ دعا پڑھی تھی:

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّيْ وَ عَلَانِيَتِيْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِيْ وَ تَعْلَمُ حَاجَتِيْ فَاَعْطِنِيْ سُؤْلِيْ وَ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ فَاغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ اَسْئَلُكَ اِيْمَانًا تُبَاشِرُ ◆ قَلْبِيْ وَ يَقِيْنًا صَادِقًا حَتّٰى اَعْلَمَ اَنَّهٗ لَا يُصِيْبُنِيْ اِلَّا مَا كَتَبْتَ لِيْ وَ

◆ یعنی نماز کی دو رکعتیں۔ (میثم قادری)

◆ مَا ثَبَتَ بالسنہ مطبوعہ کراچی کے نسخہ میں "تباشر" کی جگہ "یباشر" لکھا ہے نیز اس دعا کو شاہ عبد العزیز محدث دہلوی نے بھی تفسیر فتح العزیز جلد اول میں نقل کیا ہے۔ (میثم قادری)

وَرَضِّنِیْ بِقَضَائِكَ۔◆

(مَاثَبَتَ بِالسُّنَّۃ فِیْ اَیَّامِ السَّنَۃ صفحہ ۳۵۹، ۳۶۰ مطبوعہ دارالاشاعت اردو بازار کراچی)

ترجمہ: "یا اللہ بے شک تو جانتا ہے کہ میری چھپی بات اور کھلی، قبول کر میرا عذر اور جانتا ہے تو میری حاجت پس دے مجھے جو میری درخواست ہے اور جانتا ہے تو جو میرے جی میں ہے پس بخش گناہ میرے چاہتا ہوں میں تجھ سے ایسا ایمان کہ میرے دل سے لگ جائے اور یقین سچا یہاں تک کہ جانوں میں کہ نہیں پہنچتی مجھ کو مگر وہی چیز جو تو نے لکھ دی اور راضی کر مجھے اپنے تقدیر پر۔" ۱۲ منہ

تنبیہ: بعض ترکیبیں نمازوں کی اس رات میں منقول ہیں مثلاً یہ کہ سو رکعتیں پڑھے ہر رکعت میں گیارہ بار قل ھو اللہ یا ہر رکعت میں دس دس بار کہ کل قل ھو اللہ ہزار بار ہو جائے یا یہ کہ ۱۴ رکعتیں پڑھے بعد اس کے ۱۴ بار الحمد اور ۱۴ بار قل ھو اللہ اور ۱۴ بار قل اعوذ برب الفلق اور ۱۴ بار قل اعوذ برب الناس اور آیۃ الکرسی ایک بار اور لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ الآیۃ۔ (پارہ ۱۱ سورہ توبہ آیت ۱۲۸) ایک بار اور اُن کے ثواب بیان کیے ہیں سو جو حدیثیں اس باب میں نقل کی گئی ہیں ثابت نہیں ہیں بلکہ موضوع ہیں اُن کے موافق عمل نہ چاہیے۔◆

شبِ برأت میں آتش بازی حرام ہے

تنبیہ ثانی: شیخ عبدالحق دہلوی نے "مَاثَبَتَ بِالسُّنَّۃ" میں لکھا ہے کہ "شبِ برأت میں روشنی کرنا چراغ جلا کے گھروں میں دیواروں پر رکھنا آتش بازی چھوڑنا اور اس بات کے لیے مجتمع ہونا بہت بُری بدعت ہے سوا ہندوستان کے اور کہیں اس کا رواج نہیں سو یہ بات ہنود سے مسلمانوں

◆۱ مَاثَبَتَ بِالسُّنَّۃ مطبوعہ دارالاشاعت کراچی اور تفسیر فتح العزیز جلد اول میں وَرَضِّنِیْ بِقَضَائِكَ موجود نہیں بلکہ اس کی جگہ وقنعنی بما قسمت لی کے الفاظ لکھے ہیں۔ (میثم قادری)

◆۲ اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس رات نوافل ادا کرنا منع ہیں کیونکہ پچھلے اور آئندہ صفحات میں خود حضرت مفتی عنایت احمد کاکوروی رحمۃ اللہ علیہ نے شبِ برأت میں نوافل پڑھنے کی تلقین کی ہے یہاں مفتی صاحب کی مراد یہ ہے کہ جو بعض ترکیبیں احادیث سے نقل کی جاتی ہیں چونکہ وہ احادیث موضوع ہیں اس لیے کوئی یہ اعتقاد رکھ کر نہ پڑھے کہ نفل کی یہ ترکیب اور اس کا ثواب حدیث سے ثابت ہے اپنی مرضی سے جتنا دل چاہے نوافل ادا کرے اس میں کوئی حرج نہیں۔ (میثم قادری)

نے لے لی ہے جیسے وہ دیوالی میں چراغاں کرتے ہیں ایسے ہی یہ لوگ شبِ برأت میں کرنے لگے اور بہت رسمیں کفر کی ہند کے مسلمانوں میں بسبب اختلاط ہنود کے جاری ہو گئی ہیں۔" (مَاثَبَتَ بِالسُّنَّۃ فِیْ اَیَّامِ السَّنَۃ مترجم صفحہ ۲۰۶، ۲۰۷ مطبوعہ دارالاشاعت اردو بازار کراچی) اور "فتاویٰ قنیہ"◆ میں ہے اِسْرَاجُ السُّرُجِ الْکَثِیْرَۃِ لَیْلَۃَ الْبَرَاءَۃِ◆ فِی السِّکَكِ وَ الْاَسْوَاقِ بِدْعَۃٌ وَ کَذَا فِی الْمَسَاجِدِ وَ یُضْمَنُ الْقَیِّمُ۔ (فتاویٰ قنیہ باب فیما یتعلق بیوم عاشورا و لیلۃ البرات صفحہ ۱۷۶، ۱۷۷) یعنی "جلانا بہت چراغوں کا شبِ برأت میں کوچوں میں اور بازاروں میں بدعت ہے اور

◆۱ فتاویٰ قنیہ نامعتبر کتاب ہے اس کے متعلق اعلیٰ حضرت اہل سنت مجدد دین وملت مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں کہ

"اس حکایت کا حاکی زاہدی اور محکی فیہ وقنیہ وزاہدی معتمد نہ قنیہ معتبر خصوصاً ایسی حکایت ہیں کہ بمعنے مفید مخالف اصلاً قواعد شرع سے مطابق نہیں" فی رد المحتار اول کتاب الطھارۃ کتاب القنیہ مشھور بضعف الروایۃ اھ و فی العقود الدریۃ آخر الکتاب ذکر ابن وھبان انہ لا یلتفت الی ماقالہ صاحب القنیہ یعنی الزاھدی مخالفا للقواعد ما لم یعضدہ نقل من غیرہ و مثلہ فی النھر ایضاً اھ و نقلہ ایضاً فی الدرر عن المصنف عن ابن وھبان و فی صوم الطحطاوی قبل فصل العوارض بنحو ورقۃ القنیہ لیست من کتب المذھب المعتمدۃ (ترجمہ: "ردالمحتار کتاب الطھارۃ کی ابتداء میں ہے قنیہ ایسی کتاب ہے جو ضعیف روایات میں مشہور ہے اھ "العقود الدریۃ" کے آخر میں ہے کہ ابن وہبان نے کہا صاحب قنیہ یعنی زاہدی کی مخالف قواعد نقل کی طرف توجہ نہیں دی جائے گی جب تک کسی اور کی روایت سے تائید نہ ہو جائے اسی طرح نہر میں بھی ہے اھ دُرر میں بھی بواسطہ مصنف ابن وہبان سے قنیہ کا ضعف نقل کیا ہے طحطاوی نے کتاب الصوم میں فصل فی العوارض سے تقریباً ایک صفحہ پہلے نقل کیا کہ قنیہ مذہب کی معتمدہ کتب سے نہیں ہے۔") خصوصاً زاہدی۔ اس مسئلہ میں بالخصوص متہم کہ وہ مذہب کا معتزلی ہے اور معتزلہ خذلھم اللہ تعالیٰ کے نزدیک اموات مسلمین کے لیے دعا محض بیکار کما نص علیہ فی شرح العقائد و شرح الفقہ الاکبر وغیرھا۔

(بذل الجوائز علی الدعا بعد صلاۃ الجنائز صفحہ ۱۰ مطبوعہ حسنی پریس واقع محلہ سوداگران بریلی)

حضرت علامہ شامی "شرح عقود رسم المفتی" میں فرماتے ہیں: "علامہ محمد ہبۃ اللہ بعلی "الاشباہ" کی شرح کے شروع میں لکھتے ہیں فتویٰ کے تعلق سے ضعیف کتابیں یہ ہیں..... قنیہ کے مصنف کی تمام کتابیں کیونکہ وہ اپنی کتابوں میں ضعیف اقوال نقل کرتے ہیں" (شرح عقود رسم المفتی صفحہ ۱۰۱ مترجم مفتی سعید احمد پالنپوری ناشر مکتبہ رحمانیہ اقرا سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور)

◆۲ "فتاویٰ قنیہ" کے مخطوطہ کی فوٹو کاپی جامعہ نظامیہ اندرون لوہاری دروازہ لاہور کی لائبریری میں موجود ہے جس کا نمبر ۳/۷۴۹ ہے لیکن اس نسخے میں السِّکَكِ کی جگہ السِّکْلَك لکھا ہے نیز اس میں "لیلۃ البراۃ" کے الفاظ بھی موجود نہیں ہیں۔ (میثم قادری)

ایسے ہی مسجدوں میں اور جو متولی مسجد کا صرف مسجد میں سے یہ چراغ جلائے تو اُس کا تاوان دے۔"

◆ خلیفہ اعلیٰ حضرت علامہ ابو البرکات سید احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: یہ شبہ نہ ہو کہ مسئلہ مختلف فیہ ہے کہ بعض کے نزدیک مستحب اور بعض کے نزدیک مکروہ کیونکہ ان دونوں قولوں میں بآسانی تطبیق ہو سکتی ہے اور وہ اس طرح کہ جو علماء استحباب روشنی کے قائل ہیں ان کی غرض روشنی سے یہ ہے کہ مساجد میں بہ نیت ثواب قنادیل وغیرہ روشن کرنا مستحب ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مساجد میں ہی روشنی کی اور جو علماء کراہیت کے قائل ہیں ان کی غرض یہ ہے کہ علاوہ مساجد کے بلا غرض صحیح مثلاً بازاروں وغیرہ مقامات پر روشنی نہ کرنا چاہیے کہ اس میں کوئی فائدہ نہیں محض مال کا ضائع کرنا ہے۔ (فضائل الشعبان صفحہ ۱۱ مطبوعہ کریمی پریس لاہور)

اس کے کچھ صفحات بعد مزید لکھتے ہیں کہ "روشنی کے تین درجے ہیں۔ (۱) ایک بقدر حاجت ضروری لابدی۔ وہ اس قدر میں حاصل ہے کہ جیسے صحابہ رضی اللہ عنہم شروع امر میں کھجور کی شاخیں جلا کر اپنی حاجت پوری کر لیا کرتے تھے اس میں مسجد کا فرش اور جائے سجدہ اور نمازی لوگ ایک دوسرے کو نظر آ جاتے تھے۔ (۲) دوم زینت کے لیے وہ فعل حضرت امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ کا تھا کہ تمام مسجد کثرت قنادیل سے چمک اٹھی جیسا کہ غنیۃ کی عبارت سے ہم ثابت کر آئے ہیں اور جیسا کہ "تنبیہ" فقیہ ابو اللیث رحمۃ اللہ علیہ میں ہے "رای القنادیل تزهر فی المساجد" اسی طرح "حلبی" وغیرہ میں ہے غرضیکہ کل روایتوں میں لفظ تزهر صیغہ مضارع موجود ہے اور وہ مشتق ہے زہور سے اور معنے اس کے صراح میں لکھے ہیں زہور "روشن شدن آتش و بالا گرفتن آں" بنا بریں ہم کہتے ہیں کہ یہ فعل امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بلا شبہ قدر حاجت ضروری سے زیادہ تھا لیکن یہ بھی ہے کہ قدر حاجت زینت سے زیادہ تھا۔ (۳) سوم یہ کہ زینت مکان تو متعدد قنادیل سے حاصل ہو سکتی تھی مگر بلا غرض صحیح خواہ مخواہ فخر و نمود و نمائش کے لیے روشنی میں مبالغہ کیا۔ بے شک یہ اسراف ہے اور جس کسی نے منع کیا اسی قسم ثالث سے منع کیا ہے نہ کہ قسم اوّل و دوم سے و لا یخفی ذالک علی الفقیہ۔

پس جو لوگ اول و دوم سے بلا لحاظ نیت حرام و بدعت کہہ دیتے ہیں وہ بہت بڑی کج فہمی کے مرتکب ہوتے ہیں ان کو چاہیے کہ حضرت تمیم داری اور حضرت امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما وغیرہم کے معمول بہ کا ادب کریں کہ پہلے جو کچھ بغرض زینت مساجد یہ فعل انہوں نے کیا جو قدر حاجت ضروریہ سے یقیناً روشنی زیادہ تھی۔ حیرت ہے کہ جب یہ لوگ مدینہ منورہ جاتے ہوں گے اور روضہ نورانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گرداگرد جھاڑ اور فانوس اور ہزارہا قنادیل دیکھتے ہوں گے تو ان کی جگمگاتی ہوئی روشنی سے آنکھیں بند کر لیتے ہوں گے یا کیا اور بوجہ غیظاً غیظاً و غضب روضہ اطہر کی کیا ہنسی زیارت بھی کرتے ہوں گے یا نہیں۔ (فضائل الشعبان صفحہ ۱۲ مطبوعہ کریمی پریس لاہور)

اجمل العلماء، سلطان المناظرین حضرت علامہ محمد اجمل سنبھلی رحمۃ اللہ علیہ "حموی" اور "ماثبت بالسنۃ" کی عبارات کے متعلق فرماتے ہیں "ان میں ان چراغاں کی ممانعت نہیں بلکہ شب برأت کی اس روشنی کی ممانعت ہے جس میں کوئی نیت خیر نہ ہو اور بغرض تفاخر وغیرہ مفاسد کے اس زمانہ میں رائج ہو اور اپنے مکانات اور دیوال پر اس کی رسم ہو...... تو ایسی روشنی جس میں ایسے مفاسد ہوں اور نیت خیر نہ ہو وہ ضرور ناجائز و حرام ہے اسی طرح مال وصیت یا وقف سے مسجد کی ضروری روشنی سے زائد چراغ جلانے واقعی ممنوع ہیں (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ کریں)

برکت والے اوقات میں گناہ کرنا زیادہ عذاب کا باعث ہے

مسلمان آدمی کو چاہیے کہ اس رات بزرگ میں بدعت مذکورہ اور سب گناہوں سے پرہیز کرے اس واسطے کہ ثابت ہے شرع میں کہ اوقاتِ متبرکہ میں گناہ کرنا موجب زیادہ عذاب کا ہوتا ہے اور بہت بُری رسم قریب بہ کفر یہ ہے کہ شب برأت میں اکثر جاہل گھوڑے ہاتھی مٹی کے رکھتے ہیں اور اُن پر چراغ جلاتے ہیں سو ان لوگوں نے تو بے شک شب برأت کو بالکل دیوالی کر دیا مردوں کو چاہیے کہ عورتوں کو اور اہل علم کو چاہیے کہ بے علموں کو ایسی باتوں سے منع کریں اور سمجھا کے باز رکھیں۔

خلاصہ رسالہ

اور خلاصہ اس رسالہ کا یہ ہے کہ شب برأت ست بزرگ رات ہے بعد شب قدر کے اس کا رتبہ ہے اس رات میں دعا قبول ہوتی ہے اور عبادت کا زیادہ ثواب ہوتا ہے اس رات میں شب بیداری کرے۔ نفلیں پڑھے اور بعض نفلوں کے سجدوں میں وہ دعائیں پڑھے جو پیغمبر صاحب نے پڑھی تھیں اور استغفار اپنے لیے اور مومنین اور مومنات اور شہداء کے لیے کرے درود اور ذکر الٰہی اور تسبیح پڑھ کے رات ختم کرے دعائیں اپنے لیے اور سب دوست آشنا عزیز قریبوں اور مسلمانوں کے لیے مانگے اور روشنی آتش بازی اور سب گناہ کے کاموں سے بچے، یہ رسالہ ۱۲۷۲ ہجری میں

(گذشتہ صفحہ کا بقیہ حاشیہ ملاحظہ کریں) تو ان سے تراویح کے ختم میں چراغاں نہیں کر سکتے تو وہابیہ کی یہ جہالت ہے کہ انہوں نے اس سے یہ غلط نتیجہ اخذ کر لیا کہ تراویح کے ختم میں چراغاں ہی ناجائز ثابت ہوا بلکہ ان مسائل کی حقیقت یہ ہے کہ وصیت و وقف میں مال دینے والے کی نیت کا لحاظ ضروری ہوتا ہے اور انہوں نے چراغاں کی نیت سے نہیں دیا لہٰذا ان کا مال اس مصرف میں خرچ نہیں ہو سکتا" (فتاوی اجملیہ کتاب الحظر و الاباحہ جلد ۳ صفحہ ۳۲۲ شبیر برادرز اردو بازار لاہور)

مزید تفصیل کے لیے دو ماہی کلمہ حق شمارہ نمبر ۹ ملاحظہ کریں اس میں حضرت علامہ ابو البرکات سید احمد قادری کا رسالہ "فضائل الشعبان" اور اجمل العلماء حضرت علامہ محمد اجمل سنبھلی کا مکمل فتوی شامل ہے۔ (میثم قادری)

"بیان فضیلت و مرتبۂ شب برات" میں لکھا گیا لہٰذا نام اس کا "بیان قدر شب برات" رکھا گیا

خدائے تعالیٰ مسلمانوں کو اس سے نفع دے اور مولف کو نعمائے باطن وظاہر عطا فرمائے۔

والمولف العبد المعتصم بذیل سید الانبیاء محمد عنایت احمد غفر لہ اللہ الصمد

و اخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین و الصلوٰۃ و السلام علی خیر خلقہ محمد و الہ اصحابہ اجمعین۔

تمت

قطعۂ تاریخ طبع از نتائج افکار طبع سلیم شیخ امیر اللہ تخلص تسلیم

لطف حق سے چھپا یہ نسخۂ خوب
ہر ورق جس کا رشک لالہ ہے
مصرع سال طبع لکھ تسلیم
نافع خلق کیا رسالہ ہے

۱۲۳۳ھ

خاتمۃ الطبع

خدا کے فضل سے یہ رسالہ شب برأت میں تصنیف عالم باعمل فقیہ بے بدل مولینا بالفضل و الکمال اولینا جناب مفتی محمد عنایت احمد مرحوم مغفور اہتمام راجی رحمۃ ربہ الصمد ابوالحسنات قطب الدین احمد سے دوسری مرتبہ مطبع نامی لکھنو ماہ شعبان المعظم ۱۳۱۳ھ میں چھپا۔

اعلیٰ حضرت کا پیغام مسلمانانِ اہلِ سنت کے نام

شبِ براءت قریب ہے، اس رات تمام بندوں کے اعمال حضرتِ عزت عزوجل میں پیش ہوتے ہیں۔ مولا عزوجل بہ طفیل حضورِ پُر نور، شافع یوم النشور علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام مسلمانوں کے ذنوب (گناہ) معاف فرماتا ہے مگر چند ان میں وہ دو مسلمان جو باہم دُنیوی وجہ سے رنجش رکھتے ہیں فرماتا ہے، ان کو رہنے دو۔ جب تک آپس میں صلح نہ کرلیں۔ ایک دوسرے کے حقوق ادا کردیں یا معاف کرالیں کہ باذنہٖ تعالیٰ حقوق العباد سے صحائفِ اعمال (یعنی اعمال نامے) خالی ہوکر بارگاہِ عزت عزوجل میں پیش ہوں۔ حقوقِ مولیٰ تعالیٰ کے لیے توبہ صادقہ کافی ہے۔ اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّاذَنْبَ لَہٗ (یعنی گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اُس نے گناہ کیا ہی نہیں) ایسی حالت میں باذنہٖ تعالیٰ ضرور اس شب میں امیدِ مغفرتِ تامہ ہے بہ شرطِ صحتِ عقیدہ۔ وَھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْم۔ یہ سُنّتِ مصالحتِ اخوان (یعنی بھائیوں میں صلح کروانا) ومعافی حقوق بحمدہٖ تعالیٰ یہاں سال ہائے دراز سے جاری ہے۔ اُمید ہے کہ آپ بھی وہاں کے مسلمانوں میں اجرا کرکے مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃً حَسَنَۃً فَلَہٗ اَجْرُھَا وَ اَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِھَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ لَا یَنْقُصُ مِنْ اُجُوْرِھِمْ شَیْءٌ (یعنی جو اسلام میں اچھی راہ نکالے اُس کے لیے اس کا ثواب ہے اور قیامت تک جو اس پر عمل کریں ان سب کا ثواب ہمیشہ اس کے نامۂ اعمال میں لکھا جائے بغیر اس کے کہ ان کے ثوابوں میں کچھ کمی آئے) کے مصداق اور اس فقیر کے لیے عفو و عافیتِ دارین کی دُعا فرمائیں۔ فقیر آپ کے لیے دُعا کرتا ہے اور کرے گا۔ (ان شاء اللہ عزوجل) سب مسلمانوں کو سمجھا دیا جائے کہ وہاں نہ خالی زبان دیکھی جاتی ہے نہ نفاق پسند ہے۔ صلح و معافی سب سچے دل سے ہو۔ والسلام

فقیر احمد رضا قادری از بریلی

(کلیاتِ مکاتیبِ رضا صفحہ ۳۵۶، ۳۵۷ مطبوعہ مکتبہ نبویہ لاہور)

مرکزِ اشاعتِ نوادرِ علمائے اہلِ سنت، لاہور